اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الیس اللہ بکاف عبدہ

# الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

شرح چندہ
سالانہ ۶
ششماہی ۴
سہ ماہی ۲
ماہانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام مینیجر روزنامہ
الفضل ہو

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۴ | مورخہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۸ جولائی ۱۹۳۶ء | نمبر ۷




## مدینۃ المسیح

قادیان ۶ جولائی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

آج حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بخیر و عافیت واپسی پر دعوت طعام دی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے باوجود ناسازیٔ طبع شرکت فرمائی۔

مولوی دل محمد صاحب اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا تبلیغی دورہ سے واپس آ گئے ہیں۔

حافظ فقیر محمد صاحب ساکنہ مرزا ضلع کیمل پور کا جو مجلس مشاورت کے موقعہ پر قادیان آئے تھے پھر یہاں ہی مقیم رہے۔ بعارضہ سل دو ماہ بیمار رہنے کے بعد آج نور ہسپتال میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

آج بارش کی کثرت کی وجہ سے بعض راستے خراب ہو گئے

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### دُعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بہت زیادہ ہے

"اعجاز کے بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دُعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں۔ یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اُس کا اصل اور منبع یہی دُعا ہے۔ اور اکثر دُعاؤں کی اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا۔ کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا۔ کہ نہ پہلے اُس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو۔ کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں۔ کہ جو اُس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صلّ وسلّم و بارک علیہ و آلہ بعدد ھمہ و غمہ و حزنہ لھٰذہ الامۃ و انزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔ اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں۔ کہ دُعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دُعا ہے۔

(برکات الدعاء)

# مقدمہ ریتی چھلہ کے متعلق درخواست نگرانی کی ہائیکورٹ میں سماعت

ریتی چھلہ قادیان کے دروازے کھولنے کے متعلق ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء کو مجسٹریٹ علاقہ نے جو نوٹس زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری صدر انجمن احمدیہ کے مختار عام کے نام دیا تھا۔ اس کے خلاف سشن جج صاحب گورداسپور کی عدالت میں نگرانی کی درخواست کی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے اس درخواست کو ہائیکورٹ لاہور میں بدیں غرض بھیجدیا تھا۔ کہ سشن جج صاحب امرتسر کی عدالت میں اس کی سماعت ہو۔ چنانچہ سشن جج صاحب امرتسر کی عدالت میں ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء کو اس کی سماعت ہوئی۔ اور درخواست نامنظور ہو گئی۔ اسکے بعد اس کے خلاف ہائیکورٹ لاہور میں درخواست نگرانی کی گئی۔ جس کے متعلق لاہور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج ۷ جولائی کو مسٹر جسٹس بلیکر کی عدالت میں اس درخواست کی سماعت ہوئی۔ مختار صدر انجمن احمدیہ کی طرف مسٹر سلیم صاحب بیرسٹر اور شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ ہز لارڈ شپ نے دلائل سنکر سرکار اور دوسرے فریق کے نام نوٹس جاری کر دیا۔ اور قریبی تاریخ مقرر کرنے کی ہدایت صادر فرمائی ؛

# احرار سے خطاب



ہندوؤں سے ہے نہ سکھوں سے نہ سرکار سے ہے
گلہ رسوائیٔ اسلام کا احرار سے ہے

حرف پنجاب میں ناموس نبیؐ پر آیا
قائم اس ظلم کی بنیاد ان اشرار سے ہے

پانچ ٹکٹوں کا ہے پابند شریعت کا امیر
اس میں طاقت ہے تو کرپان کی جھنکار سے ہے

آج قرآن کو کہتے ہیں وہ نطفہ اپنا
سلسلہ جن کا ملا سیدِ ابرار سے ہے

آج قرآن کی توہین وہی کرتے ہیں
واقفیت جنہیں قرآن کے اسرار سے ہے

آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل
تو یہ سب ذلت اسی طبقۂ غدار سے ہے

کیا قیامت ہے۔ کہ اللہ کا گھر ہو ویراں
جس کی رونق کی نمود احمد مختارؐ سے ہے

ہے یہ سب مسجد مظلوم کی فریاد کا فیض
جس قدر درد ٹپکتا مرے اشعار سے ہے

(زمیندار ۲ جولائی)

# تحریک دُعاء

عزیزان مظفر احمد و ظفر احمد و سعید احمد سلمہم اللہ تعالےٰ کا امتحان لنڈن میں وسط جولائی سے شروع ہونے والا ہے۔ اور غالباً وسط اگست تک جاری رہے گا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان بچوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں ہر جہت سے مظفر و منصور کر کے کامیاب و بامراد واپس لائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد۔ قادیان)



# اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں وہ ذیل کا فارم پُر کر کے امیدواری کی درخواست معہ تمام سارٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی عرضیاں ۱۲ جولائی ۱۹۳۶ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں اور نوٹ غور سے مطالعہ کر لیں (خاکسار۔ غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن از لاہور)

فارم درخواست امیدواری

| | نام و ولدیت درخواست کنندہ | ۴ | امتحان جو پاس کئے ہیں۔ معہ سند |
|---|---|---|---|
| ۱ | تاریخ بیعت | ۵ | خلاصہ سندات و سفارشات |
| ۲ | تاریخ پیدائش | ۶ | صحت |
| ۳ | امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ | ۷ | کوئی اور قابل ذکر امر |

**شرائط** ۱۔ احمدی ہونا لازمی ہے ۲۔ عمر ۱۸ سال سے ۲۸ سال ہو۔ ۳۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ ۴۔ میٹرک یا اس سے اُوپر۔ مولوی فاضل جامعہ احمدیہ یا اس سے اُوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ ۵۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جا سکتی ہیں۔ ۶۔ کسی ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سارٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے۔ ۷۔ شرط ۵ کے علاوہ کوئی اور سارٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں۔

**نوٹ**:۔ ۱۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے کسی صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔

۲۔ اسامیاں فی الحال عارضی ہونگی۔ اور تنخواہ کم از کم ۲۰ روپیہ ماہوار دیجائیگی لیکن آئندہ مستقل آسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

۳۔ جن امیدواروں کی درخواستیں تحقیقاتی کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندگان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جائے گی۔

۴۔ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا ؛ (نوٹ) گزشتہ اعلان میں درخواستیں بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۲ اگست غلط لکھی گئی ہے۔ اصل تاریخ ۱۲ جولائی ہے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم
# الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

## کشمیر میں ایک احراری مولوی کی قانون شکنی

احرار جب کسی ایسے علاقہ میں فتنہ و شرارت برپا کرنے میں ناکام رہتے ہیں جہاں کے ذمہ وار حکام بیدار مغزی اور تدبر سے کام لیکر انکے متعلق ضروری کارروائی کرنے سے دریغ نہ کریں۔ تو کسی اور طرف کا رُخ کر لیتے ہیں۔ اور پھر وہاں شورش اور فساد پھیلانے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی فتنہ انگیزی اور ستم آرائی جب صوبہ سرحد میں شروع ہوئی۔ تو صوبہ سرحد کی حکومت فوری طور پر اس کے انسداد کی طرف متوجہ ہو گئی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ احرار کو اس رنگ میں شرارت پھیلانے کا موقعہ نہ مل سکا جس طرح حکومت پنجاب کی سہل انگاری اور لاپرواہی کی وجہ سے پنجاب میں مل چکا تھا۔ حالانکہ ان کا منشا یہ تھا۔ کہ سرحد کے جلد بھڑک اُٹھنے والے لوگوں کو اشتعال دلا کر اس علاقہ میں احمدیوں کا زندہ رہنا محال بنا دیں۔ اور اس کے لئے انہوں نے ہر ممکن کوشش بھی کی۔ لیکن صوبۂ سرحد کی حکومت نے فرض شناسی اور معدلت گستری کا ایسا اچھا ثبوت پیش کیا۔ کہ احرار کے امن شکنی کے متعلق تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔

اس سلسلہ میں ایک شوریدہ سر ملا غلام غوث پر پابندیاں عائد کر کے۔ بلکہ صوبۂ سرحد سے بدر کر کے شرارت پھیلانے سے اسے روک دیا۔ چونکہ اب تک اُسے صوبۂ سرحد کی حدود میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے وہ اِدھر اُدھر چکر لگا کر فتنہ انگیزی کرتا رہتا ہے۔ حال میں جب وہ اسی غرض سے ریاست کشمیر میں داخل ہوا۔ اور سخت اشتعال انگیز تقریریں شروع کر دیں۔ تو سری نگر کے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس۔ اور مجسٹریٹ صاحب نے اسے نوٹس دے دیا۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو اشتعال دلا کر فساد برپا کرانے کی اُسے اجازت نہیں دی جا سکتی حکام ریاست کی یہ فرض شناسی قابلِ تعریف ہے لیکن ہمیں یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی۔ کہ مولوی مذکور نے اس ممانعت کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بالفاظ اخبار ”احسان“ (۵ جولائی) کہا:۔

”میں اس نوٹس کو جو کہ حکومتِ کشمیر کی جانب سے ملا ہے۔ نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور مجھے ایسے نوٹسوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ دُنیا میں مجھے کوئی مرزائیت کی تردید کرنے سے نہیں روک سکتا“

اس کے بعد اس بدزبان۔ اور بے ہودہ گو مولوی نے یہ بتانے کے لئے کہ اسے حکومتِ کشمیر کے انتباہ کی کوئی پرواہ نہیں، جماعت احمدیہ کے پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف سخت بدزبانی کی۔ اور بے حد اشتعال دلایا۔ صوبۂ سرحد سے دُم دبا کر بھاگ آنے کے بعد کشمیر میں داخل ہو کر یہ شوریدہ سری اور حکام کے حکم کی خلاف ورزی کسی فتنہ انگیز گروہ کی شہہ پر نہیں۔ تو اس کی یہ وجہ ضرور ہے۔ کہ ریاست کے حکام کو سرحدی حکام کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا گیا ہے۔ اور ان کے نوٹس کی دیدہ دانستہ خلاف ورزی کی گئی ہے۔ ہمیں معلوم نہیں حکومتِ کشمیر نے اپنے ذمہ دار حکام کی اس ہتک کے ازالہ کے لئے کوئی کارروائی کی یا نہیں۔ لیکن ہم یہ ضرور جانتے ہیں۔ کہ کوئی حکومت اس وقت تک حکومت کہلانے کی مستحق نہیں کہلا سکتی۔ جب تک قانون شکنی کا انسداد نہ کر سکے۔ اور قانون شکنوں کو اپنے کئے کا خمیازہ بھگتنے کے لئے مجبور نہ کر سکے۔ ایسی صورت میں جبکہ صوبۂ سرحد سے نکالے ہوئے ایک فتنہ پرداز مولوی نے ریاست کے صریح حکم کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی ہے ضروری ہے۔ کہ حکومت کشمیر اس طرف توجہ کر کے اس تدبر اور دُور اندیشی کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے جس کے ماتحت اس نے اس شوریدہ سر مولوی کی تقریروں کے متعلق پابندیاں عائد کی تھی:۔

## ”زمیندار“ کی داستان سرائی کی تردید

معاندینِ احمدیت کو اپنے عناد کے اظہار کے لئے جب کوئی اور موقعہ نہیں ملتا تو فرضی کہانیاں۔ اور جھوٹی داستانیں بنا کر شائع کرنے لگ جاتے ہیں۔ حال میں اخبار ”زمیندار“ کے نقاش نے اسی قسم کے گناہِ بے لذت کا ارتکاب کیا۔ جبکہ اس نے ایک سراسر جھوٹی کہانی گھڑ کر اس کا ہیرو ایک شخص حسین میر کو قرار دے دیا غالباً نقاش نے حسین میر کی جبلی عادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس داستان کو اسکی طرف منسوب کر دیا۔ لیکن اس نے یہ گوارا نہ کیا۔ کہ جھوٹ کا یہ پلندا اس کی طرف منسوب ہو۔ چنانچہ اس نے تردید شائع کرا دی ہے۔ گو اس نے خود احمدیت کے خلاف بے ہودہ گوئی میں کمی نہیں کی۔ تاہم یہ ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ احمدیت کے بعض مخالف جھوٹ بولنے میں اتنے بڑھ گئے ہیں۔ کہ انہی میں سے دوسرے جھوٹ بولنے والوں کو ان کی تردید کی ضرورت محسوس ہوتی ہے:۔

## احرار کی فتنہ انگیزیاں اور حکومتِ پنجاب

پنجاب میں جماعت احمدیہ کے خلاف تو احرار کی فتنہ پردازیاں ایک معمولی بات ہو چکی ہیں۔ اور عام طور پر حکام جماعت احمدیہ کو قلیل التعداد اور کمزور سمجھ کر ضرورت نہیں محسوس کرتے۔ کہ احمدیوں کی آواز کو قابلِ شنوائی قرار دیں۔ لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ احرار جگہ بجگہ عام مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلا رہے ہیں۔ اور کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں بلکہ ان کی حفاظت کے لئے پولیس کا کافی سے زیادہ انتظام کر دیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ فتنہ و فساد روز بروز وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ اور اگر حکومت نے احرار کے متعلق اپنا یہی رویہ رکھتا۔ تو خطرہ ہے۔ کہ تمام پنجاب میں خوفناک فسادات نہ پھیل جائیں:۔

صرف ایک دن یعنی ۳ جولائی کے متعلق متعدد مقامات سے احرار کی فتنہ انگیزیوں کی اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ چنانچہ لاہور کے متعلق لکھا ہے۔ کہ شاہی مسجد میں ایک جلسہ ہوا۔ جب وہ ختم ہونے لگا۔ تو دو درجن احرار نے اشتعال انگیز طریق پر مسلمان لیڈروں کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ اور بعض پر حملہ کرنا چاہا۔ گر دُوسرے لوگوں نے روک دیا۔ تاہم ان کی زبان کوئی نہ روک سکا۔ اور انہوں نے دشنام طرازی کے جو نمونے پیش کئے۔ ان کا تصور بھی انسانی دماغ برداشت نہیں کر سکتا۔ اسی دن جامع مسجد دہلی میں صدر مجلس احرار دہلی نے اشتعال انگیز تقریر کی۔ جس سے فساد ہو گیا۔ اس دن باغبانپورہ کے ایک جلسہ پر احرار نے دھاوا بول دیا۔ اور متعدد اشخاص کو مجروح کر دیا:۔

یہ بطور مثال چند مقامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان سے پایا تو احرار نے اتنی طاقت اور قوت حاصل کر لی ہے۔ کہ کم از کم حکومت پنجاب ان کو قانون کے اندر رکھنے سے قاصر ہے۔ یا پھر اس نے اجازت دے رکھی ہے۔ کہ وہ جو چاہیں۔ کرتے پھریں۔ اور اس کے سوا کوئی تیسرا پہلو ہماری سمجھ میں نہیں آتا:۔

# احمدیت کے خلاف مولنا ابوالکلام آزاد کا حیرت انگیز بیان



## قرآن مجید میں مسیح موعودؑ کی بعثت کا ذکر

(۴)

### مسلمان یاس و قنوط کے کھنڈ میں

مسئلہ نزول مسیحؑ کے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد کے خیالات کی اشاعت گزشتہ میں ذکر کرتے ہوئے بتایا جا چکا ہے۔ کہ وہ ان کے سابقہ عقائد کے صریح متناقض و متغائر ہے۔ درحقیقت اس قسم کے خیالات اس مایوسی کا نتیجہ ہیں۔ جو مسلمانوں کو حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے متعلق میں لاحق ہو رہی ہے۔ وہ ایک طرف تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں۔ اور آخری زمانہ میں اصلاح خلق کے لئے فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اتریں گے۔ اور دوسری طرف دیکھتے ہیں۔ کہ وہ تباہی و بربادی کی عمیق ترین غاروں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر انہیں سنبھالنے اور گرنے سے بچانے کے لئے کوئی مسیح آسمان سے نہیں اترتا۔ یہ حالت دیکھ کر وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ آمد مسیح کا عقیدہ نعوذ باللہ غلط ہے کیونکہ اگر یہ مسئلہ اپنے اندر کوئی حقیقت رکھتا تو اب جبکہ مسلمان صفحہ ہستی پر نابود ہونے کے برابر ہو رہے ہیں اور ان کی تمام عزت اور وقعت خاک میں مل چکی ہے مسیح کو آنا چاہیے تھا۔ لیکن ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسی اسلامی مسئلہ کی صحت یا عدم صحت کے متعلق فیصلہ کرنے کا یہ صحیح معیار نہیں کہ انسان اپنے خیالات کی رو میں بہتے ہوئے ایک نظریہ قائم کرلے اور اسلامی مسائل کی جڑوں پر تبر رکھنا شروع کر دے۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ وہ اپنے خیالات کا جائزہ لے اور اپنی آنکھیں کھول کر گرد و پیش کے حالات پر غور کرے۔ ممکن ہے۔ خدا کا مسیح آچکا ہو۔ اور وہ وعدے پورے ہو چکے ہوں۔ جو علامات و آثار مردہ میں آتے ہیں۔

### آخری زمانہ میں ایک رسول کے آنیکی خبر

بہرحال یہ یاس و قنوط جس کے اثر سے مولانا ابوالکلام آزاد بھی آزاد نہیں رہ سکے قابل توجہ ہوتی۔ بشرطیکہ قرآن کریم اس کی تائید کرتا مگر جب قرآن میں ایسی آیات موجود ہوں۔ جن میں آخری زمانہ میں ایک نبی اور رسول کے آنے کی خبر ہے۔ تو ہم یہ نظریہ کس طرح درست تسلیم کر سکتے ہیں۔ کہ "نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے، نہ حقیقی"۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا مطالبہ یہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں مسلمانوں کی نجات و سعادت مسیح موعود پر ایمان لانے پر موقوف تھی۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ قرآن مجید میں مسیح موعود کے آنے کا ذکر ہوتا۔ مگر ان کے نزدیک قرآن مجید میں اس قسم کی کوئی تصریح نہیں۔ اور اس دعویٰ پر وہ اس قدر زور دیتے ہیں۔ کہ کہتے ہیں:۔ "قرآن کی ایک ایک آیت دیکھ جایئے۔ کہیں آپ کا یہ حکم نہ ملیگا۔ کہ آخری زمانہ میں کوئی نیا نبی یا مسیح آئیگا۔ اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ اسے پہچانیں۔

یہ سوال چونکہ ایسا ہے۔ جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہو چکا ہے۔ اور آپ نے اس کا اپنی کتب میں مفصل جواب ارقام فرمایا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تحریرات کے ہی چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

### آیت وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا میں مسیح موعود کا ذکر

آپ فرماتے ہیں:۔ "یہ کہنا کہ قرآن شریف میں مسیح موعودؑ کا کہیں ذکر نہیں۔ یہ سراسر غلطی ہے کیونکہ جس حالت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بڑا فتنہ عیسےٰ پرستی کا فتنہ ٹھہرایا ہے۔ اور اس کے لئے وعید کے طور پر یہ پیشگوئی کی ہے کہ قریب ہے کہ زمین و آسمان اس سے پھٹ جائیں۔ اور اسی زمانہ کی نسبت طاعون اور زلزلوں وغیرہ حوادث کی پیشگوئی بھی کی ہے۔ اور صریح طور پر فرمادیا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جبکہ آسمان اور زمین میں طرح طرح کے خوفناک حوادث ظاہر ہونگے۔ وہ عیسےٰ پرستی کی شامت سے ظاہر ہونگے۔ اور پھر دوسری طرف یہ بھی فرمایا۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا پس اس سے مسیح موعود کی نسبت پیشگوئی کھلے کھلے طور پر قرآن شریف میں ثابت ہوتی ہے کیونکہ جو شخص غور اور ایمانداری سے قرآن شریف کو پڑھیگا۔ اس پر ظاہر ہوگا۔ کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جبکہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر کئے جائیں گے اور سخت طاعون پڑے گی۔ اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہوگا۔ اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا۔ یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیجدیں۔ پھر جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آئے ہیں۔ جیسا کہ زمانہ کے گذشتہ واقعات سے ثابت ہے۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے۔ اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود ہے۔ کیونکہ جب اصل موجب ان عذابوں کا عیسائیت کا فتنہ ہے۔ جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ تو ضروری تھا۔ کہ اس فتنہ کے مناسب حال اور اس کے فرو کرنے کی غرض سے رسول ظاہر ہو۔ سو اسی رسول کو دوسرے پیرایہ میں مسیح موعود کہتے ہیں پس اس سے ثابت ہوا۔ کہ قرآن شریف میں مسیح موعود کا ذکر ہے۔ اور یہی ثابت کرنا تھا۔ ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر قرآن شریف کی رو سے عیسائیت کے فتنہ کے وقت عذاب کا آنا ضروری ہے۔ تو مسیح موعود کا آنا بھی ضروری ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ عذاب عیسائیت کے کمال فتنہ کے وقت آنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ پس مسیح موعود کا آنا بھی قرآن کریم سے ثابت ہے"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴-۶۵)

### مثیل عیسےٰ کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی

پھر فرماتے ہیں۔

(۲) "قرآن شریف کی یہ آیت بھی کہ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ یہی چاہتی ہے۔ کہ اس امت کے لئے چودھویں صدی میں مثیل عیسےٰ ظاہر ہو۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ حضرت موسےٰ سے چودھویں صدی میں ظاہر ہوئے تھے۔ تا دونوں مثیلوں کے اول و آخر میں مشابہت ہو"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

اس آیت کی مزید تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔ "اس زمانہ کے بعض نو تعلیم یافتہ ایسے شخص کے آنے سے ہی شک میں ہیں۔ جو ابن مریم کے نام پر آئیگا وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ عظیم الشان شخص جو حدیثوں میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر واقعی طور پر آنے والا تھا۔ تو چاہیئے۔ تھا۔ کہ قرآن کریم میں اس کا کچھ ذکر ہوتا۔ جیسا کہ دابۃ الارض اور دخان اور یاجوج ماجوج کا ذکر ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ سراسر غلطی پر ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اپنے کشف صریح سے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ قرآن کریم میں مثالی طور پر ابن مریم کے آنیکا ذکر ہے۔ اور وہ یوں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے:۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو موسےٰ کی طرح اور کفار کو فرعون کی طرح ٹھہرایا۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

يَعْبُدُوْنَنِیْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (الجزء ۱۸ سورۃ النور ع ۵)

یعنی خدا تعالیٰ نے اس امت کے مومنوں اور نیکوکاروں کے لئے وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا ۔ جیسا کہ اس نے پہلوں کو بنایا تھا ۔ یعنی اسی طرز اور طریق کے موافق اور نیز اسی مدت اور زمانہ کے مشابہ اور اسی صورتِ جلالی اور جمالی کی مانند جو بنی اسرائیل میں سنت اللہ گزر چکی ہے ۔ اس امت میں بھی خلیفے بنائے جائیں گے ۔ اور ان کا سلسلہ خلافت اس سلسلے سے کم نہیں ہوگا ۔ جو بنی اسرائیل کے خلفاء کے لئے مقرر کیا گیا تھا ۔ اور نہ اُن کی طرزِ خلافت اس طرز سے مبائن و مخالف ہوگی ۔ جو بنی اسرائیل کے خلیفوں کے لئے مقرر کی گئی تھی ۔

پھر آگے فرمایا ہے ۔ کہ ان خلیفوں کے ذریعہ سے زمین پر دین جمایا جائے گا ۔ اور خدا خوف کے دنوں کے بعد امن کے دن لائے گا ۔ خالصتاً اسی کی بندگی کریں گے اور کوئی اس کا شریک نہیں ٹھیرائیں گے لیکن اس زمانہ کے بعد پھر کفر پھیل جائیگا مماثلتِ تامہ کا اشارہ جو کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ سے سمجھا جاتا ہے ۔ صاف دلالت کر رہا ہے ۔ کہ یہ مماثلت مدتِ ایامِ خلافت ۔ اور خلیفوں کی طرزِ اصلاح اور طرزِ ظہور سے متعلق ہے ۔ سو چونکہ یہ بات ظاہر ہے ۔ کہ بنی اسرائیل میں خلیفۃ اللہ ہونے کا منصب حضرت موسیٰؑ سے شروع ہوا ۔ اور ایک مدتِ دراز تک نوبت بہ نوبت انبیاء بنی اسرائیل میں رہ کر آخر چودہ سو برس کے پورے ہونے تک حضرت عیسےٰ ابن مریم پر یہ سلسلہ ختم ہوا ۔ حضرت عیسےٰ بن مریم ایسے خلیفۃ اللہ تھے ۔ کہ ظاہری عنانِ حکومت اُن کے ہاتھ میں نہیں آئی تھی ۔ اور سیاست ملکی ۔ اور اس دُنیوی بادشاہی سے ان کو کچھ علاقہ نہیں تھا ۔ اور دُنیا کے ہتھیاروں سے وُہ کچھ کام نہیں لیتے تھے ۔ بلکہ اُس ہتھیار سے کام لیتے تھے ۔ جو اُن کے

انفاسِ طیبہ میں تھا یعنی اُس موجہ بیان سے جو ان کی زبان پر جاری کیا گیا تھا جس کے ساتھ بہت سی برکتیں تھیں ۔ اور جس کے ذریعہ سے وُہ مرے ہُوئے دلوں کو زندہ کرتے تھے ۔ اور بہرے کانوں کو کھولتے تھے ۔ اور مادرزاد اندھوں کو سچائی کی روشنی دکھا دیتے تھے ۔ ان کا دم ازلی کافر کو مارتا تھا ۔ اور اس پر حجت پُوری کرتا تھا ۔ لیکن مومن کو زندگی بخشتا تھا ۔ وُہ بغیر باپ کے پیدا کئے گئے تھے ۔ اور ظاہری اسباب ان کے پاس نہیں تھے ۔ اور ہر بات میں خدا تعالےٰ ان کا متولی تھا ۔ وُہ اس وقت آئے تھے ۔ کہ جب یہودیوں نے نہ صرف دین کی بلکہ انسانیت کی خصلتیں بھی چھوڑ دی تھیں ۔ اور بے رحمی اور خود غرضی اور کینہ اور بغض اور ظلم اور حسد اور بیجا جوشِ نفسِ امّارہ کے ان میں ترقی کر گئے تھے ۔ اور نہ صرف بنی نوع انسان کے حقوق کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا ۔ بلکہ بہ غلبۂ شقاوت کی وجہ سے حضرت محسن حقیقی سے عبودیت اور اطاعت اور سچے اخلاص کا رشتہ بھی توڑ بیٹھے تھے ۔ صرف بے مغز استخوان کی طرح توریت کے چند الفاظ ان کے پاس تھے ۔ جو قہرِ الٰہی کی وجہ سے ان کی حقیقت تک وُہ نہیں پہونچ سکتے تھے ۔ کیونکہ ایمانی فراست ۔ اور زیرکی بالکل ان میں سے اٹھ گئی تھی ۔ اور ان کے نفوسِ مظلمہ پر جہل غالب آگیا تھا ۔ اور سفلی مکاریاں ۔ اور کراہت کے کام اُن سے سرزد ہوتے تھے ۔ اور جھوٹ اور ریاکاری اور غداری اُن میں انتہا تک پہونچ گئی تھی ۔ ایسے وقت میں اُن کی طرف مسیح ابن مریم بھیجا گیا تھا ۔ جو بنی اسرائیل کے مسیحیوں اور خلیفوں میں سے آخری مسیح ۔ اور آخری خلیفۃ اللہ تھا ۔ جو برخلاف سنت اکثر نبیوں کے بغیر تلوار اور نیزہ کے آیا تھا ۔ . . . . . . . . . . . . . . . . . اب ہم جب اُس طرز کو نظر کے سامنے لاتے ہیں ۔ تو ہمیں ماننا پڑتا ہے ۔ کہ ضرور تھا ۔ کہ آخری خلیفہ اس امت کا مسیح ابن مریم کی صورتِ مثالی پر آئے ۔ اور اس زمانہ میں آئے ۔ کہ

جو اس وقت سے مشابہ ہو ۔ جس وقت میں بعد حضرت موسےٰؑ کے مسیح ابن مریم آئے تھے ۔ یعنی چودھویں صدی میں یا اس کے قریب اس کا ظہور ہو ۔ اور ایسا ہی بغیر سیف و سنان کے اور بغیر آلاتِ حرب کے آئے ۔ جیسا کہ حضرت مسیح ابن مریم آئے تھے ۔ اور نیز ایسے ہی لوگوں کی اصلاح کے لئے آئے ۔ جیسا کہ حضرت مسیح ابن مریم اُس وقت کے خراب اندرون یہودیوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے ۔ اور جب آیاتِ ممدوحہ بالا کو غور سے دیکھتے ہیں ۔ تو ہمیں اُن کے اندر سے یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ ضرور آخری خلیفہ اس امت کا جو چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا ۔ حضرت مسیح کی صورتِ مثالی پر آئے گا ۔ اور بغیر آلاتِ حرب ظہور کرے گا ۔ دو سلسلوں کی مماثلت میں یہی قاعدہ ہے ۔ کہ اول اور آخر میں اشد درجہ کی مشابہت ان میں ہوتی ہے " (ازالہ اوہام حصہ دوم)

## اٰخَرِيْنَ میں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رجعت بروزی

(۳) قرآن کریم کی ایک اور آیت جس میں مسیح موعود کی آمد کا ذکر ہے ۔ وُہ سورہ جمعہ کی یہ آیت ہے :۔ کہ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِی الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ یعنی وُہ خدا بڑی شان والا ہے ۔ جس نے امیوں میں اپنا ایک رسُول بھیجا ۔ جو ان پر آیاتِ الٰہیہ کی تلاوت کرتا ۔ ان کا تزکیۂ نفس کرتا ۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور درحقیقت وُہ اس رسُول کی بعثت سے پہلے کھُلی کھُلی گمراہی میں مبتلا تھے ۔ مگر ہمارے اس رسُول کا افاضۂ خیر صرف وہیں تک محدود نہ تھا ۔ بلکہ یہ رسول ایک اور امت کو بھی تعلیم دے گا ۔ جس کی وجہ سے اُس زمانہ کے لوگ بھی اولین میں شمار کئے جائیں گے ۔

یہ آیت بتاتی ہے ۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو بعث ہیں ایک وُہ بعث جو اولین کے لئے تھا ۔ اور ایک وُہ بعث جو آخرین کے لئے ہے اور چونکہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مرفوع الی اللہ ہو جانے کی وجہ سے آخرین کی تربیت اور اصلاح کے لئے بنفسِ نفیس تشریف نہیں لا سکتے تھے ۔ اس لئے اس بعثتِ ثانی سے مُراد درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروزی طور پر دوبارہ دُنیا میں آنا تھا ۔ اور وہی بروز مسیح موعود ہے ۔ چنانچہ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ اصحاب وُہی کہلاتے ہیں ۔ جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں ۔ اور اس سے تعلیم ۔ اور تربیت پائیں ۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے ۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا ۔ کہ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز ہوگا ۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے ۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں ۔ وُہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے ۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں ۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحابِ رسول اللہ رکھا جائے ۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے ۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہیں دیکھا ۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا ۔ وَ اٰخَرِيْنَ مِنَ الْاُمَّةِ ۔ بلکہ یہ فرمایا ہے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ ۔ اور ہر ایک جانتا ہے ۔ کہ مِنْهُمْ کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے ۔ لہٰذا وُہی فرقہ مِنْهُمْ میں داخل ہو سکتا ہے ۔ جس میں ایسا رسول موجود ہو ۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز ہے "

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

## احمد رسول کے مبعوث ہونے کی بشارت

(۴) ایک اور آیت جو آخری زمانہ میں ایک رسول کے آنے کی خبر دیتی ہے۔ وہ حضرت مسیح ناصری کی یہ بشارت ہے۔ کہ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ (پ ۲۸ سورۃ الصف ع ۱) یعنی میں اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی بشارت دیتا ہوں۔ جس کا نام احمد ہوگا۔ عام مسلمان یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس احمد سے مراد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر معمولی واقفیت رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم ذات احمد نہیں تھا۔ گو صفاتی نام آپکا احمد تھا۔ مگر وہ ویسا ہی نام تھا جیسے حاشر اور عاقب وغیرہ آپکے اسماء ہیں۔ ذاتی نام آپکا محمد تھا چنانچہ کلمہ طیبہ اور اذان وغیرہ میں آپکا نام محمد ہی آتا ہے۔ تاریخوں میں بھی محمد ہی آپ کا نام لکھا ہے۔ خطوط پر آپ جو مہر لگاتے اس پر بھی محمد رسول اللہ لکھا ہوتا۔ خود قرآن کریم میں اس آیت کے علاوہ جتنی جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے۔ اُن میں آپ کا نام محمد ہی آتا ہے۔ غرض اول تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم ذات احمد نہ تھا۔ بلکہ محمد تھا۔ پھر احمد رسول کے متعلق قرآن کریم کی بیان کردہ علامات بھی آپ کے زمانہ پر چسپاں نہیں ہوتیں مثلاً یہ علامت کہ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ احمد رسول کے دشمن منہ کی پھونکوں سے خدا کے نور کو بجھانے کی کوشش کرینگے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پر چسپاں نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس وقت دشمن تلوار کے زور سے اسلام کو مٹانے پر تُلے ہوئے تھے۔ اسی طرح هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ کی جو آیت ہے۔ وہ بھی اس احمد رسول سے مراد مسیح موعود کو ہی ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ گو تکمیل دین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہو گئی تھی۔ مگر تکمیل اشاعت دین کے لئے مسیح موعود کا زمانہ مقدر تھا۔ اسی لئے بعض مفسرین نے هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ والی آیت کو مسیح موعود کے زمانہ پر چسپاں کیا ہے۔

غرض حضرت مسیح ناصری نے جس احمد رسول کی خبر دی ہے اس سے مراد یقیناً مسیح موعود ہیں بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں۔

"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے۔ بھیجا گیا" (ازالہ اوہام حصہ دوم)

## فتنۂ دجال کے مقابلہ میں نفخ صور

(۵) ایک اور آیت جو مسیح موعود کے ذکر پر مشتمل ہے، وہ یہ ہے۔ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا (پ ۱۶ سورۃ کہف آیت ۹۹) اس کی تشریح میں بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:- "ہم اس دن یعنی یاجوج ماجوج کی سلطنت کے زمانہ میں متفرق فرقوں کو مہلت دینگے۔ کہ تا ایک دوسرے میں موجزنی کریں یعنی ہر ایک فرقہ اپنے مذہب اور دین کو دوسرے پر غالب کرنا چاہیگا۔ اور جس طرح ایک موج اس چیز کو اپنے نیچے دبانا چاہتی ہے جس کے اُوپر پڑتی ہے، اسی طرح موج کی مانند بعض بعض پر پڑینگے۔ تا کہ ان کو دبالیں۔ اور کسی کی طرف سے کمی نہیں ہوگی۔ ہر ایک فرقہ اپنے مذہب کو عروج دینے کے لئے کوشش کریگا۔ اور وہ انہی لڑائیوں میں ہونگے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے صور پھونکا جائے گا۔ تب ہم تمام فرقوں کو ایک ہی مذہب پر جمع کر دینگے۔ صور پھونکنے سے اس جگہ یہ اشارہ ہے۔ کہ اس وقت عادت اللہ کے موافق خدا تعالےٰ کی طرف سے آسمانی تائیدوں کے ساتھ کوئی مصلح پیدا ہوگا۔ اور اس کے دل میں زندگی کی رُوح پھونکی جائیگی۔ اور وُہ زندگی دوسروں میں سرایت کرے گی۔ یاد رہے۔ کہ صور کا لفظ ہمیشہ عظیم الشان تبدیلیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ گویا جب خدا تعالےٰ اپنی مخلوقات کو ایک صورت سے منتقل کرکے دوسری صورت میں لاتا ہے۔ تو اس تغیر صُوَر کے وقت کو نفخ صور سے تعبیر کرتے ہیں۔ . . . . . بہرحال آیات موصوفہ بالا سے ثابت ہے۔ کہ آخری زمانہ میں عیسائی مذہب اور حکومت کا زمین پر غلبہ ہوگا۔ اور مختلف قوموں میں بہت سے تنازعات مذہبی پیدا ہوں گے۔ اور ایک قوم دوسری قوم کو دبانا چاہے گی۔ اور ایسے زمانہ میں صور پھونک کر تمام قوموں کو دین اسلام پر جمع کیا جائے گا۔ یعنی سنت اللہ کے موافق آسمانی نظام قائم ہوگا۔ اور ایک آسمانی مصلح آئے گا۔ دراصل اسی مصلح کا نام مسیح موعود ہے۔ کیونکہ جب فتنہ کی بنیاد نصاریٰ کی طرف سے ہوگی۔ اور خدا تعالےٰ کا بڑا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ان کی صلیب کی شان کو توڑے۔ اس لئے جو شخص نصاریٰ کی دعوت کے لئے بھیجا گیا۔ بوجہ رعایت حالت اس قوم کے جو مخاطب ہے۔ اس کا نام مسیح اور عیسےٰ رکھا گیا" (شہادت القرآن)

اسی طرح فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف میں اسلامی طاقت کے کم ہونے اور امواج فتن کے اٹھنے کے وقت جو عیسائی واعظوں کی دجالیت سے مراد ہے نفخ صور کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اور نفخ صور سے مراد قیامت نہیں ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے امواج فتن کے پیدا ہونے پر تو سو برس سے زیادہ گذر گیا ہے۔ مگر کوئی قیامت برپا نہیں ہوئی۔ بلکہ مراد اس سے یہ ہے۔ کہ کسی مہدی اور مجدد کو بھیج کر ہدایت کی صور پھونکی جائے۔ اور ضلالت کے مُردوں میں پھر زندگی کی رُوح پھونک دی جائے۔ کیونکہ نفخ صور صرف جسمانی احیاء اور اماتت تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ روحانی احیاء اور اماتت بھی ہمیشہ نفخ صور کے ذریعہ سے ہی ہوتا ہے۔ . . . . نفخ صور سے اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تا معلوم ہو۔ کہ مسیح موعود ارضی اور زمینی ہتھیاروں کے ساتھ ظاہر نہیں ہوگا۔ بلکہ آسمانی نفخ پر اس کے اقبال اور عروج کا مدار ہوگا۔ اور وُہ پُرحکمت کلمات کی قوت سے اور آسمانی نشانوں سے لوگوں کو حق اور سچائی کی طرف کھینچے گا" (شہادۃ القرآن)

## نشأۃ و غلبۂ ثانیہ کا وقت موعود

قرآن کریم کی سردست یہ پانچ آیات ہی ہم مولانا ابوالکلام آزاد کے سامنے پیش کرتے ہوئے ان سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا ان میں مسیح موعود کے آنے کا ذکر ہے یا نہیں، اگر وہ تقوےٰ اور دیانت اور اللہ تعالےٰ کی خشیت سے کام لینگے۔ تو انہیں اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ یقیناً ان میں اس مسیح موعود کے آمد کی خبر دی گئی ہے۔ جس نے اسلام کو حجج و براہین کے رُو سے ادیان باطلہ پر غالب کرنا ہے۔ آج بے شک وہ مسلمانوں کی پستی، نکبت اور ذلت کو دیکھنے کے باوجود اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ مسیح موعود نے مسلمانوں کی ترقی کے لئے آنا ہے۔ مگر وہ آج سے بیس برس پہلے مسیح موعود کے آنے کو تسلیم کر چکے۔ اور اس امید کا علانیہ اظہار کر چکے ہیں۔ کہ اس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے لکھا:-

"انھارہویں صدی عیسوی سے یورپ کے استیلا و تسلط کا فتنہ شروع ہوا۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ تاہم اب تک یستبیح بیضتہم کی قدرت دشمنان اسلام کو نہیں ملی ہے۔ اور اگر اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تو کبھی نہیں ملے گی تاآنکہ غربت ثانیہ کے بعد نشأۃ و غلبۂ ثانیہ کا وقت موعود آجائے۔ اور وعدۂ الٰہی پورا ہو کر رہے۔ کہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ اور وُہ آخری عہد سعادت کہ لایدری اولہا خیر ام آخرہا۔ یعنی اس امت کی ابتداء اور انتہاء دونوں کی برکتوں اور کامرانیوں کا یہ حال ہے۔ کہ نہیں کہا جا سکتا۔ اس کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" (تذکرہ حاشیہ صفحہ ۲۵۶)

یہ "نشأۃ و غلبۂ ثانیہ کا وقت موعود" اور "آخری عہد سعادت" جس کی برکتوں کا یہ حال ہے۔ کہ نہیں کہا جا سکتا۔ امت محمدیہ کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر۔ اور جس "وقت موعود" میں لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ کا وعدۂ الٰہی پورا ہونا ہے کونسا ہے۔ اگر مسیح موعود نے امت محمدیہ کی پاسبانی کے لئے نہیں آنا۔ تو یہ "نشأۃ و غلبۂ ثانیہ کا وقت موعود" اور "آخری عہد سعادت" کب آئے گا۔ جس کے آنے کا وُہ آج سے بیس برس پہلے کھلے الفاظ میں اظہار کر چکے ہیں:

---

## کسی "خادم احرار" کیطرف سے قتل کی دھمکی

احرار کی پے در پے شرارتوں کے متعلق الفضل کے ذریعہ حکام ضلع امرتسر کو کئی بار توجہ دلائی گئی ہے کہ جب سے ملاں حبیب اللہ یہاں آیا ہے۔ لوگوں کو ہمارے خلاف سخت اشتعال دلا رہا ہے۔ جونہی ۲۸ جون کے الفضل میں پھر حکام کو توجہ دلائی گئی۔ ایک چٹھی موصول ہوئی جس میں کسی "خادم احرار" کی طرف سے قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ اس پر ڈاکخانہ ہال بازار امرتسر کی [illegible]

# توسیع مہمانخانہ و مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ و چندہ جلسہ سالانہ

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔ وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔

حُکْمُ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِیْفَۃِ اللّٰہِ السُّلْطَانِ یُؤْتٰی لَہُ الْمُلْکُ الْعَظِیْمُ وَتُفْتَحُ عَلٰی یَدِہِ الْخَزَائِنُ وَتُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ وَفِیْ اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ۔ خدائے رحمان کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ اس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ اور خزانے اس کے لئے کھولے جائیں گے۔ اور تمام زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔ یہ اللہ کا فضل ہے اور تمہاری نگاہ میں عجیب۔

اِنِّیْ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ میں تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔

اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ خبردار اللہ تعالیٰ کی رحمت تجھ سے قریب ہے۔ اس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ اس کی مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہونچے گی۔ دور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے۔

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ایسے لوگ تیری مدد کریں گے۔ جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ وہ غالب اور عظمت والا ہے۔

یَا عَبْدِیْ لَا تَخَفْ۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اے میرے بندے مت ڈر کیا تو نہیں دیکھتا کہ زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے چلے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

وَسِّعْ مَکَانَکَ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یعنے اپنے مکان کو وسیع کر کہ لوگ دور دور کی زمین سے تیرے پاس آئینگے سو پشاور سے مدراس تک تو میں نے اس پیشگوئی کو پوری ہوتے دیکھ لیا۔ مگر اس کے بعد دوبارہ پھر یہی الہام ہوا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب وہ پیشگوئی پھر زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہوگی۔ وَاللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَرَادَ

## توسیع مہمانخانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے توسیع مہمانخانہ کا کام کچھ عرصہ سے شروع ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام وسع مکانک کا ظہور اس رنگ میں بھی ہو رہا ہے۔ کہ آپ کے مہمانوں کے لئے مکانات وسیع ہو رہے ہیں۔

عام جماعت کی ترقی اور قادیان کی آبادی کی وسعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے برابر جاری ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری تھا۔ کہ مہمانخانہ کی بھی توسیع ہوتی رہتی۔ لیکن کفائت شعاری کے خیال سے اس توسیع کو ملتوی کر کے کرایہ کے مکانات سے گزارہ کیا جاتا رہا۔ اگرچہ اس طرح نہ تو خرچ میں کفائت ہوئی۔ اور نہ مہمانوں کو مختلف مقامات پر علیحدہ علیحدہ ٹھہرنے سے کوئی خاص آرام پہونچا۔ کیونکہ بہ نسبت ایک جگہ مہمان نوازی کا انتظام کرنے کے مختلف مقامات پر انتظام کرنا مشکل بھی ہوتا ہے۔ اور خرچ بھی زیادہ چاہتا ہے۔

جماعت کی ترقی کے ساتھ لازم تھا۔ کہ ساتھ ہی مہمانخانہ کی توسیع بھی ہوتی رہتی۔ مگر محکمہ ضیافت اور بیت المال نے عام اخراجات زیادہ اور آمد کم دیکھ کر اس ضروری فرض کو جماعت کے سامنے پیش کرنے میں تامل پر تامل کیا۔ یہاں تک کہ ایک مخلص بھائی نے اس ضرورت کی شدت کو محسوس کر کے اپنی جیب سے ایک ہزار روپیہ لگا کر مہمانخانہ کے اوپر کا مکان بہتر بنا دینے کا ذمہ لیا۔ اور کام شروع کر دیا۔ اس کی اطلاع جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہونچی تو حضور نے فرمایا کہ صرف ایک مکان درست کرا لینا کافی نہیں ہے۔ مہمانخانہ کی زیادہ توسیع ہونی چاہیئے۔ اس ارشاد کی تعمیل میں اس تعمیر کے کام کو روک کر مہمانخانہ اور لنگرخانہ کے درمیان کی نشیبی زمین کو پُر کیا گیا۔ اور ایک نقشہ مہمانخانہ کا بنوا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا گیا۔ اور حضور کے نقشہ منظور فرمانے پر عمارت کا کام دو ہزار روپیہ ادھار قرض لے کر شروع کر دیا گیا۔ اس رقم سے عمارت چھت کے قریب آ کر رک گئی۔ پہلے چندہ کی تحریک انفرادی رنگ میں ہوئی۔ مگر اس سے کام نہیں چلا۔ اور اب جبکہ بارش شروع ہے۔ بہت جلد چھتیں پڑ جانے کا انتظام کرنا ضروری ہے۔ اس لئے اس تحریک کے ذریعہ تمام افراد جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے مہمانخانہ کی تعمیر میں ہر احمدی حسب استطاعت شریک ہو سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان جماعت کے مہمان ہیں۔ اور جماعت کا فرض ہے۔ کہ اپنے مہمانوں کا انتظام کرے۔

یہ کام سلسلہ احمدیہ کے اہم ترین کاموں میں سے ہے۔ جس وقت نہ مدرسہ بنا تھا۔ اور نہ کوئی اور کام شروع ہوا تھا۔ مہمان نوازی کا کام شروع ہو گیا تھا۔ مہمانوں کے ٹھہرنے اور کھانے کے انتظام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بذات خود توجہ فرمایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب یہ کام دوسرے خدام کے ذریعہ ہو رہا تھا۔ ایک شب بعض کارکنوں کی کوتاہی کے باعث مہمانوں کو تکلیف ہوئی۔ تو اللہ جلشانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ الہام حکم فرمایا یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ کہ ان کو کھانا کھلاؤ۔ اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ جن مہمانوں کے آرام کے لئے سامان مہیا کرنا احمدی جماعت کا فرض ہے۔ وہ مہمان معمولی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ ہیں جن کو آسائش پہنچانا خدا تعالیٰ کے حضور ایسا ضروری ہے۔ کہ اگر اس میں کوتاہی ہو۔ تو وہ اپنے نبی کو ان کی نسبت مخاطب فرماتا ہے۔ مہمانوں کی یہ عظمت اور یہ اہمیت ایسی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو ان کے آرام و آسائش کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام بننے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ ان پر ان مہمانوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ہر احمدی کو اپنے ذاتی مہمانوں سے کہیں زیادہ ان مہمانوں کا خیال رکھنا ضروری ہے جو اس کے آقا کے مہمان ہو کر قادیان آتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے ذاتی مہمانوں پر جو خرچ سال بھر میں کرتا ہے۔ وہ اپنے آقا کے مہمانوں کے لئے مہمانخانہ کی تعمیر میں ضرور دے دے۔ اور جن کے اخلاص کا تقاضا اس سے زیادہ ہو۔ وہ اس سے زیادہ دیں۔ ہر ایک اپنے اخلاص کے لحاظ سے اجر پائے گا۔

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

"میں تیرے خالص دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے۔ جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے خدا انہیں (یعنی مخلصوں کو) نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا۔ اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے۔ جیسے انبیاء بنی اسرائیل۔ تو مجھ سے ایسا ہے۔ جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے

اور میں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے۔ کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“۔

## مخلصین سے خطاب

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس قدر ضروری اور اہم کام ہے تو سلسلہ کے عام فنڈ میں اس کی گنجائش کیوں نہیں رکھی جاتی اس کا جواب یہ ہے کہ ابھی عام فنڈ اس حد کو نہیں پہنچا۔ کہ سارے ضروری کام اس سے سرانجام ہو سکیں۔ ابھی ۴۰/۵۰ فیصدی تک احمدی افراد ایسے ہیں گے جو اپنا چندہ عام پورا اور باقاعدہ ادا نہیں کر رہے ہیں۔ ان کی بے قاعدگی کے باعث عام فنڈ سے نہایت ضروری اخراجات بھی پورے نہیں ہوتے ہیں۔ مہمانوں کی آمد پر جو انتظام عارضی یا کرایہ پر مکانات لے کر کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے بھی عام فنڈ سے پورا خرچ نہیں ملتا۔ نہایت تنگی کر کے بمشکل گزارہ کیا جا رہا ہے۔ اور عام فنڈ اس حالت میں بھی سخت مقروض ہو رہا ہے۔ ایسی حالت میں عمارت کی توسیع کا مزید خرچ اس عام فنڈ پر نہیں ڈالا جا سکتا۔ یہ خرچ تو مخلصین جماعت ہی اپنے مدارج روحانی بلند کرتے ہوئے اٹھائیں گے۔ اس وقت خدمت سلسلہ میں قربانی پر قربانی کرنے کے لئے داخل ہونے کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جو چاہے داخل ہو جائے۔ پھر ممکن ہے وہ وقت جلد آ جائے کہ سب دوست یا اکثر حصہ اپنے چندوں میں باقاعدہ ہو جائے جس کی انتظامی لحاظ سے ہر سال زیادہ سے زیادہ کوشش کی جا رہی ہے۔ یا ایسے اصحاب سلسلہ میں داخل ہو جائیں کہ دوسرے احمدیوں کے سر سے مالی قربانی کا بوجھ اٹھالیں۔ اس وقت اب کی مالی قربانیاں فخر کے ساتھ یاد کی جائیں گی۔ اور لوگ حسرت سے اس زمانہ کا ذکر کریں گے۔ جن کے خاندان بعد کو سلسلہ میں داخل ہوئے ہونگے اور جن کی روایات خاندانی میں اس وقت کی قربانیوں کا ذکر نہ آئے گا۔ ان کا دل کڑھے گا۔ اور دم گھٹے گا کہ کیوں انہیں وہ موقعہ نہیں ملا۔ جو بے قصور ہونگے ان کو اس کڑھنے کا بھی ثواب ملے گا۔ لیکن جنہوں نے سستی ہونے سے موقع کو ضائع کیا ہوگا ان کے حصہ میں حسرت ہی حسرت رہے گی اور جب تک انہیں اس ناقدری کی سزا نہ مل جائے۔

حصول انعامات کا دروازہ ان پر بند رہے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن نوافل کے ذریعہ اپنے درجات ملبند کرتے ہوئے یہاں تک ترقی کر جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پیر بن جاتا ہے۔ فرائض بہت ضروری ہوتے ہیں ان کو پورا کئے بغیر انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ لیکن جب ترقی کا زینہ شروع ہوتا ہے۔ تو نوافل اس کو اوپر چڑھاتے ہیں۔ فرائض کی تکمیل کے لئے بہت سی محرکات بیرونی کام کرتے ہیں فرائض اس کو سب سے پہلے پیش کئے جاتے ہیں۔ جن کو تسلیم کر کے وہ خدائی سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ سب کو ان فرائض کے پورا کرنے میں مصروف دیکھتا ہے غرض اپنے ساتھیوں میں سے ہر ایک کو ان فرائض کے پورا کرنے کی تحریک کرتا ہوا پاتا ہے اور جب کوتاہی ہوتی ہوتی ہے۔ تب بھی وہ دیکھتا ہے۔ کہ ہر ایک نظر اس پر ہے پس فرائض کو پورا کرنے میں انسان دوسروں کی طاقت سے بھی کام لیتا ہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ اس پر آسان ہو جاتے ہیں اور تازہ قربانی کا احساس کم ہو جاتا یا جاتا ہی رہتا ہے۔ مثال کے طور پر چندہ عام کی فرضیت کو لے لیجئے سال شروع ہونے سے پہلے اس کے اندازے لگنے شروع ہوتے ہیں۔ ہر ماہ اس کا تقاضا ہوتا ہے اگر بقایا رہ جائے تو باز پرس ہوتی ہے آگے جماعت کے انتظام سے الگ کر دئے جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک اور تحریک ہوتی ہے۔ اس میں وہ اپنی خوشی سے حصہ لیتا ہے۔ کیونکہ اس کا دل اندر سے اخلاص کے جوش میں تحریک کرتا ہے اس طرح وہ عام فرائض ادا کرنے والوں سے بالا ہو جاتا ہے۔ اور اندر ہی اندر اپنے روحانی درجہ کو ان قربانیوں سے بڑھاتا چلا جاتا ہے جو دراصل نوافل میں داخل ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ قربانیاں بلا کسی بیرونی اثر کے خود دل کے اندر روحانی احساس و جوش سے پیدا ہوتی ہیں۔ ایسے مخلصین کی قربانیاں دیکھ کر لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے اندرونی محرکات کی کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ جو انہیں سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ خدمات بجا لانے کے لئے ہمیشہ بے چین رکھتے ہیں۔

## مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ کی توسیع

اس وقت مہمان خانہ کی توسیع کے ساتھ مسجد مبارک کی توسیع کا کام جماعت کے سامنے ہے۔ مسجد مبارک کے نمازیوں کی تعداد خاص موقعوں پر ہمیشہ ہی اس قدر زیادہ ہوتی ہے۔ کہ مسجد کے اندر کی جگہ ان کے لئے کافی نہیں ہو سکتی اوپر کا صحن بھی بھر جاتا ہے۔ اور لوگوں کو نیچے گلی میں دور دور تک کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب مسجد مبارک میں معمولی نمازی بھی اتنے ہو جاتے ہیں کہ ان کے لئے مسجد کے اندر کی جگہ کافی نہیں ہوتی اور بالعموم ہر نماز میں کچھ نمازیوں کو باہر کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ گرمیوں میں ظہر و عصر کے وقت اگر بالائی چھت پر کھڑے ہوں تو نیچے سے فرش تپتا ہے اور اوپر سے دھوپ کی تیزی سخت ہوتی ہے۔ فجر، مغرب اور عشاء کے وقت اوپر کا صحن نا کافی ہوتا ہے اور کچھ نمازیوں کو نیچے مسجد کے اندر کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ جہاں بند جگہ کی گرمی برداشت کے قابل نہیں ہوتی۔ اسی طرح سردیوں میں مغرب و عشاء و فجر کے وقت کچھ نمازیوں کو مجبوراً جگہ کی تنگی کی وجہ سے چھت کے اوپر کھلے صحن میں کھڑا ہونا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ صبح کے وقت فرش ٹھنڈا اور شبنم سے تر ہوتا ہے۔ یہ مسجد جماعت کی مرکزی مسجد ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ ”مُبَارِکٌ وَّ مُبَارَکٌ وَکُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ“۔ آپ خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں۔

”اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا۔ کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر میں نے لکھا۔ یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے۔ درحقیقت یہ صحیح بات ہے۔ کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ قرآن شریف کی یہ آیت کہ سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ معراج مکانی و زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے۔ پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا۔ ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا۔ برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا زمانہ ہے۔ پہونچا دیا۔

پس اس پہلو کی رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیر کشفی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی مسجد ہے۔ جو قادیان میں واقع ہے۔ جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مُبَارِکٌ وَّ مُبَارَکٌ وَکُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ۔ ہے۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا۔ قرآن شریف کی آیت بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔“

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک ایک ہی مسجد ہے اور انشاءاللہ توسیع ہوتے ہوتے ایک دن یہ دونوں مسجدیں مل کر ایک ہی مسجد بن جائیں گی۔ ہر دو کی توسیع جنوب کی طرف ہو رہی ہے جس رخ پر بڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس رہائش اور دعا کے مقامات جو مسجد مبارک کے شمال کی طرف ہیں۔ اپنی جگہ پر قائم رہیں گے اور دونوں مساجد ایک ہو جائیں گی۔ انشاءاللہ ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا۔ اس وقت جماعت لاکھوں سے بڑھ کر بفضلہ کروڑوں کی تعداد کو پہنچے گی۔ ذی قوت اور ذی ثروت خدام کی کثرت ہو جائے گی۔ اور قادیان کچھ سے کچھ بن جائے گا۔ اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی شعاعوں کا انعکاس قادیان کے آئینہ سے چار دانگ عالم میں چکا چوند پیدا کر رہا ہوگا۔ اس وقت شیطان اور اس کی ذریت کی پیدا کی ہوئی بدظنی مسلمانوں سے دور ہو چکی ہوگی۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے نئی طاقت حاصل کرتے ہوئے پائے محمدیان بر منارہ بلند تر محکم افتاد

کا نظارہ پیش کریں گے۔ اس وقت لاکھوں مخلصین اس سلسلہ کی خدمت کرکے اعلےٰ سے اعلےٰ انعامات پائیں گے۔ مگر اس وقت کے لاکھوں روپیہ دینے والے اس وقت کے پیسے دینے والوں پر رشک۔ اور فخر کریں گے۔ کیونکہ وہ کہیں گے ان غریبوں کے پیسوں سے اس سلسلہ کے کاموں کی بنیاد پڑی۔ ان اخلاص بھرے پیسوں نے دنیا کے خزانوں پر فضیلت پائی۔ وہ کہیں گے آج ہم لاکھوں کروڑوں روپیہ اشرفیاں چندہ نہیں دے رہے۔ بلکہ یہ سونا اور یہ چاندی ان چند تانبے کے ٹکڑوں پر نچھاور کر رہے ہیں۔ جو دُنیا کے بے نام و نشان غریب اور نادار مخلصوں کی جیبوں سے نکل کر سلسلہ کے بنیادی کاموں میں لگے تھے۔

غرض جس طرح بے سروسامان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احسان سے دنیا کے بادشاہ بھی دبے ہوئے ہیں۔ اور دنیا کی تعریف اور شکریہ کے الفاظ ان کے احسانوں کو ماننے اور ظاہر کرنے کے لئے پورے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح آئندہ نسلیں اے بزرگ اور غریب بھائیو تمہاری اس وقت کی جدوجہد کو قدر اور تعریف کی نظر سے دیکھیں گی۔ پس یہ خیال نہ کرنا۔ کہ سارا اندوختہ چندہ میں دے دیا تو فلاں کام کس طرح ہونگے۔ دنیاوی دور اندیشیاں اس وقت چھوڑنے کا وقت ہے۔ اس وقت ہماری جماعت کو ایک روحانی جنگ درپیش ہے یعنی ہمیں اپنے نفسوں میں بعض خواہشوں اور ارادوں اور ضرورتوں کو اس لئے چھوڑنا ہے۔ کہ سلسلہ کی تبلیغی اور مالی خدمت انجام دے سکیں۔

ان تمام ضرورتوں میں مسجد مبارک و اقصےٰ کے نمازیوں کے لئے اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے جگہ بنانے سے بڑھ کر اور کونسی نیکی ہوگی۔

جس وقت وسیع مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ میں کثرت سے نمازی نماز ادا کرتے ہوں گے۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل ہونے کے لئے دور دور سے لوگ آکر مہمانخانہ میں ٹھہریں گے۔ ان کی زندگیوں کے وُہ لمحات اور نمازیوں کی قیام وجود کی برکات ان لوگوں اور ان کی نسلوں کے لئے وقف ہوں گی جو ان متبرک اور ضروری مرکزی مقامات کی توسیع میں شرح صدر سے چندہ دیں گے۔ اس طرح کل چندہ کی رقم کم وبیش پچیس ہزار درکار ہوگی۔ یعنی دس بارہ ہزار مہمانخانہ کے لئے اور اسی قدر دونوں مساجد کی توسیع کے لئے ہر احمدی مرد اور عورت کو یہ پیغام پہنچا دیا جائے۔ کیونکہ ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری کوتاہیوں کے باعث کوئی ان برکات خاص سے حصہ لینے سے رہ جائے۔ بلکہ چھوٹے بچوں کو بھی اس میں شریک کیا ہے۔ کہ وہ بڑے ہو کر ان عمارتوں کے فیضان کے دریا بہتے ہوئے دیکھیں تو شکر کریں کہ ان کے وارثوں نے ان کی تعمیر میں ان کی طرف سے بھی حصہ لیا تھا۔

## چندہ جلسہ سالانہ

اس وقت جلسہ سالانہ کے چندہ کی تحریک کا بھی وقت ہے۔ چونکہ متعدد تحریکات سے احباب کی توجہ منتشر ہو جانے کا خوف ہوتا ہے۔ اس لئے اس مبارک تحریک کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کی تحریک کو بھی شامل کر دینا مناسب سمجھا ہے۔ جلسہ سالانہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سالانہ اجتماع ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کے لئے لازمی قرار دے دیا ہے۔ اس تحریک میں مہمانوں کے قیام وطعام کا خرچ بذریعہ چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ اس طرح اس کو بھی مہمانخانہ اور نظارت ضیافت سے تعلق ہے۔ جلسہ سالانہ چالیس سال سے ہوتا چلا آیا ہے۔ اور احمدیوں کے لئے یہ جلسہ ایک غیر معمولی روحانی غذا کا کام دیتا ہے۔ جس کی اپنے وقت پر ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ دوست اس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں۔ گویا کہ ایک روحانی بھوک ہے۔ جو انہیں محسوس ہوتی ہے اور جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع کے وقت احباب روحانی ملاقاتوں میں شامل ہو کر اور روحانی مجالس کی تقاریر سنکر اور روحانی نظاروں کو دیکھ کر طاقت بخش روحانی غذا سے متمتع ہوتے ہیں۔ اور سال بھر کا کسل کمزوری اور بیماری دُور کرتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر امام اپنے خادموں اور خادم اپنے آقا کے ساتھ ایک مجلس میں جمع ہوتے ہیں اور امام اپنے فیوض روحانی اور انکشافات قلبی سے اپنے خدام کو اپنے سامنے بٹھا کر فیضیاب فرماتا ہے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر مبایعین کے ایک عظیم الشان اجتماع میں دعا فرماتا ہے۔ ان تمام حالات میں سامعین دعا مزید کے قلوب جس اعلےٰ روحانی ترقی سے حصہ لیتے ہیں۔ اس کی کیفیت وہی خوب جانتے ہیں۔ جن کو یہ دولت نصیب ہوتی ہے۔ اس عظیم الشان اجتماع کے قیام وطعام کے خرچ کے لئے ہر سال چندہ جمع ہوتا ہے۔ اور تقریباً ہر سال ہی اس بات پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک جلسہ سالانہ کے بہت پہلے ہوا کرے۔ تاکہ چندہ دینے والے چھوٹی چھوٹی قسطوں میں یہ چندہ بآسانی ادا کر سکیں۔ اس سال یہ تحریک ابتدا جولائی میں کی جارہی ہے۔ کہ توسیع مہمانخانہ و مسجد مبارک و اقصیٰ کے چندہ کے ساتھ اس چندہ کی اقساط بھی ارسال ہوتی رہیں۔ جلسہ سالانہ کا چندہ ماہوار آمدنی پر ۲۰ سے لے کر ۱۵ فیصدی لگایا جاتا ہے دوسرے چندے جن کی اس وقت تحریک کی جارہی ہے۔ یعنی توسیع مہمانخانہ وغیرہ ان کا چندہ بھی ایسا ہے۔ کہ اس کی نسبت بھی یہی بیٹھتی ہے۔ اس لئے ۳۳ فی صدی اپنی ماہوار آمد کا تین قسطوں میں اس مجموعی تحریک کے چندہ میں ادا کیا جائے۔ اس چندہ میں سے نصف جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اور باقی نصف کا نصف یعنے کل کا چوتھائی توسیع مہمانخانہ میں اور باقی ایک چوتھائی توسیع مساجد مبارک و اقصےٰ میں صرف کیا جائے۔

تحریک جدید کے چندے ایک علیحدہ چیز ہیں۔ جس کے وعدے احباب نے ازخود اس وقت کی نزاکت کو محسوس کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کئے ہیں۔ ان کے علاوہ صدر انجمن کی طرف سے کئی سال سے کوئی چندہ خاص نہیں کیا گیا۔ اور اب کئی سال کے بعد اس خاص ضرورت کو پیش کیا گیا ہے۔ جس میں ایک معمولی یعنے جلسہ سالانہ کا چندہ بھی شامل کر دیا ہے۔ احباب سے توقع ہے کہ اس چندہ کو باقاعدہ طور پر وصول فرما کر تین قسطوں میں ارسال فرمائیں گے پہلی قسط ۱۵ اگست تک مرکز میں پہنچ جائے اور دوسری قسط ۵ ستمبر تک اور تیسری قسط ۱۵ اکتوبر تک رقم محاسب صاحب صدر انجمن کے نام مع تفصیل کے آنی چاہیئے اور تفصیل میں توسیع مہمانخانہ و مساجد و چندہ جلسہ سالانہ اکٹھا لکھا جائے تقسیم رقوم کی دفتر محاسب میں ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ جماعتوں اور افراد کی طرف سے فوراً وعدے آنے چاہئیں۔ اور حتی الوسع رقم بھی جلد سے جلد جمع ہو کر آنی چاہیئے۔ چندہ دہندگان کے نام محفوظ رکھ کر بھیجے جائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

## سندھی اخبار "البشریٰ" کی خریداری کی تحریک

یہ اخبار مسٹر منظور احمد صاحب کی ادارت میں علاقہ سندھ میں اچھا کام کر رہا ہے۔ لیکن تاحال احباب نے اس کی خریداری کی طرف کماحقہ توجہ نہیں کی۔ ضروری ہے کہ سندھ کی جماعتیں خاص طور پر اس مفید رسالہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ درحقیقت احباب سندھ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو مستقل بنانے کے لئے خود بھی اس کے خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو بھی اس کی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

# ڈسکہ کے احمدیوں کے خلاف احرار کی شرارتیں

## قابل توجہ ذمہ وار حکام

بارہا لکھا جا چکا ہے۔ کہ ڈسکہ میں احرار کی امن سوزی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور اب ان کی شرارتیں پہلے سے بھی زیادہ خطرناک صورت حالات پیدا کر رہی ہیں۔ ابھی حال میں انہوں نے کئی جگہ پوسٹر چسپاں کئے۔ جن میں لکھا ہے۔ کہ کوٹ گوبند کے میں بھی احرار کی ایک عدیم النظیر کانفرنس ہو گی جس میں تمام زعمائے احرار رونق افروز ہوں گے۔ کانفرنس مذکورہ ۱۶ جولائی سے ۱۹ جولائی تک زیر صدارت فیض الحسن آلو مہاری ہو گی۔ اور ۱۶ جولائی کو جلوس نکلے گا۔ جس کے لئے احراری والنٹیروں سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ باوردی اور مسلح ہو کر آئیں۔ احراری خواہ اس کانفرنس کو اچھوت ادھار کا رنگ دیں۔ یا دیہات سدھار کا ڈھونگ رچائیں۔ لیکن اس کانفرنس کے انعقاد سے صاف ظاہر ہے کہ یہ محض ڈسکہ کی فضا کو اپنی منافرت انگیزیوں سے مزید خطرناک بنانے کا دوسرا اقدام ہے ورنہ ڈسکہ سے فقط دو تین میل کے فاصلہ پر ایک اور کانفرنس کی کیا ضرورت پیش آئی جبکہ ابھی سابقہ کانفرنس کے بد اثرات ہی زائل نہیں ہوئے۔ پھر کوٹ گوبند کے کی کل آبادی ۴۰۰ - ۵۰۰ نفوس سے کسی صورت میں بھی زیادہ نہیں۔ جن میں بچے مستورات۔ اور ہندو سکھ صاحبان بھی شامل ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ جن کی مالی بے بضاعتی اور غربت و افلاس زبان زد عام ہے۔ ایسی صورت میں کوئی سلیم الحواس انسان یہ قیاس تک نہیں کر سکتا کہ یہ مٹھی بھر غریب لوگ کانفرنس مذکور کے مسرفانہ اخراجات کا ایک قلیل حصہ بھی برداشت کرینگے یہ سب خرچ اور دوڑ دھوپ کسی بیرونی ٹولی کی جانب سے ہو رہی ہے۔ جن کے بد عزائم شاید ۳ جون کے خونچکاں حادثہ میں کماحقہ پورے نہیں ہوئے۔ لہذا ہم مجبوراً حکومت کو توجہ دلاتے ہیں کہ ایسی نازک حالت میں جبکہ ڈسکہ کی فضا پر چاروں طرف سے فتنہ و فساد کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ اور یہ بھی ایک ثابت شدہ امر ہے کہ موجودہ کشمکش اور اشتعال انگیزیاں احرار کی سابقہ کانفرنس کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہیں۔ ڈسکہ کے بالکل متصل ایک دوسری اشتعال انگیز کانفرنس کی اجازت دینا کھلی غلطی ہو گی۔ جس کے نتیجہ میں معلوم نہیں احمدیوں کو کون کون سے سنگین مصائب و نقصانات سے دوچار ہونا پڑے۔

لہذا حکومت کا فرض ہے کہ ایسی امن سوز حرکات کو روکنے کے لئے فوراً بندوبست کرے۔ نیز فیض الحسن کی سابقہ اور آئندہ فتنہ انگیزیوں کے پیش نظر کوئی مناسب کارروائی عمل میں لائے علاوہ ازیں ڈسکہ کے احرار نے جو قابل مذمت روش اختیار کر رکھی ہے وہ بھی قابل غور ہے۔ عبداللہ احراری جس کی سابقہ منافرت انگیزی ہی اسے قانونی گرفت میں لانے کے لئے کافی ہے۔ اب ہر دو سکوں سے مقدمہ کے نام سے روپیہ جمع کر رہا ہے۔ اور اسے بھی لوگوں کو ۳ جون کا حادثہ یاد دلا کر احمدیوں پر مزید ظلم و ستم پر آمادہ کرنا اس کا روزمرہ کا شغل ہے۔ چنانچہ اب دو تین شوریدہ سر احراری ہماری جماعت کے بعض افراد کو مارنے اور قتل کرنے کی منصوبہ سازی کر رہے ہیں۔ مثلاً چوہدری شکر اللہ خاں صاحب کے متعلق یہ اب بھی کہا جا رہا ہے کہ احراری انہیں قتل کر کے ہی دم لیں گے۔ ہم ذمہ وار حکام اور ڈسکہ پولیس کو پیش از وقت اطلاع دیتے ہیں کہ اس قسم کی فتنہ انگیزیوں کا جلد از جلد مؤثر علاج کیا جائے جس کی واحد صورت یہی ہے کہ عبداللہ احراری اور فیض الحسن آلو مہاری کی

---

# بعدالت عالیہ ہائی کورٹ اوف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی نمبر ۱۲۹ ۱۹۳۶ء

## بمعاملہ انڈین کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء اور دی سرسوتی انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور

عرضی زیر دفعہ ۱۶۲ انڈین کمپنیز ایکٹ منجانب مسٹر دلیشور در بابمراد اسکے کہ دی سرسوتی انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور کے کاروبار کو بند کر دیا جائے۔

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مذکورہ بالا کمپنی کے کاروبار کو بند کرنے کے لئے مسٹر دلیشور در نا دکیل انشورنس و حصہ دار کمپنی مذکور نے ایک عرضی ۲۶ جون ۱۹۳۶ء کو عدالت ہذا میں گذاری تھی اور اس کے متعلق یہ ہدایت صادر ہوئی ہے۔ کہ اس کی سماعت بعدالت ہذا ۲ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ہو گی۔ اس لئے کمپنی مذکور کا کوئی قرض خواہ یا حصہ دار اگر زیر ایکٹ مذکورہ بالا اس کمپنی کے کاروبار کو بند کرنے کے حکم کے اصدار کی مخالفت کرنے کا خواہشمند ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ اس مقصد کے لئے اصالتاً یا وکالتاً یا اپنے مختار مجاز کے ذریعہ بوقت سماعت حاضر ہو۔ مذکورہ کمپنی کے جس کسی قرضخواہ یا حصہ دار کو عرضی مذکورہ کی نقل مطلوب ہو۔ وہ عدالت کو درخواست دیوے۔ اور اس کی اجرت داخل کرے تو اس کو نقل مہیا کر دی جائے گی۔

بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت عالیہ ہائی کورٹ اوف جوڈیکیچر بمقام لاہور آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو جاری کیا گیا۔

(دستخط) جی۔ بی۔ سی الیونیٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ رجسٹرار (مہر عدالت)

---

# مرگی اور ہسٹیریا کا خاص علاج

اگر دورہ پہلی بار ہی کم نہ ہو یا رک نہ جائے تو قیمت واپس۔ مرگی خواہ کسی قسم کی اور ہسٹیریا دونوں امراض کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہوں۔ ان کا معجز نما علاج ہے۔ چند دن کے اندر صحت میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ اطمینان کریں علاج شروع کر دیں۔ مفصل دوائی کے ہمراہ چھپا ہوا ہو گا۔

قیمت دوائی للعہ۔ مریض کی عمر مرض کی مدت و دیگر ضروری باتیں لکھ کر بھیج دیں۔

المشتہر ڈاکٹر عبدالرحمن۔ ایل۔ ایم۔ پی۔ اینڈ ایل سی پی ایس موگا۔ پنجاب

---

# حبوب بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہو جاتی ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ تجربہ کر کے دیکھئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ صرف دو روپیہ۔

## تریاق جیان

دھات۔ رقت۔ قبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش و تندرست بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! بیہودہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) نوٹ:۔ فہرست دوا خانہ مفت منگوائیے کیا ایک عالم سے ممنون ہونے اشتہار کی امید ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۱ لکھنؤ

# کتابی تبلیغ کے متعلق چند مزید رائیں

## دوست انہیں پڑھیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان تبلیغی سیٹوں کو خرید کر اکناف عالم میں پھیلا دیں

**جناب مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل** آپ کی تجویز بہت مبارک ہے اور اس قابل ہے کہ ہر ایسا احمدی جو پانچ روپے دے سکے اس میں شریک ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشاعت کتب سلسلہ کو اپنے کام کی ایک اہم جزو قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک دل لوگوں کو تعاون علی البر کی توفیق عطا فرمائے مبلغ ۵ر کی کتب (انگریزی) میری طرف سے جہاں آپ پسند فرمائیں بھیجدیں۔

**جناب شیخ غلام حسن صاحب مہاجر** آپ کی تجویز انشاء اللہ تعالیٰ تبلیغ کے لئے مفید اور کار آمد ثابت ہوگی۔ خاکسار کی طرف سے کتابوں کا ایک سیٹ ہز ہائی نس نواب صاحب آف ٹونک کی خدمت میں بھیج دیں۔ قیمت اور محصولڈاک خاکسار سے وصول فرمالیویں۔

**جناب شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ منیجر اخبار الفضل** سلسلہ کے لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے قیمتوں میں جو حیرت انگیز تخفیف بک ڈپو نے کی ہے۔ اس کے لئے آپ ہر اس احمدی کے نزدیک قابل صد مبارکباد ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ خدا کرے کہ آپکی اس مالی قربانی کی جماعت قدر کرے۔ اور اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائے۔ اس ثواب میں شریک ہونے کیلئے میری طرف سے بھی ایک سیٹ کسی موزوں جگہ پہنچانے کا انتظام کردیں:۔

(باقی رائیں آئندہ انشاء اللہ)

قیمت انگریزی ۶ مجلد کتب صہ قیمت فارسی ۳ مجلد کتب عہ قیمت اردو ۳ مجلد کتب عہ

**خاکسار:۔ ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

# تعارف

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ کشتہ جات اور انجکشن کے بداثرات اپریشن۔ کڑوی کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ مختلف علاج سے مرض کو پیچیدہ نہ بنالیجئے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے:۔

دیگر علاج پر اس کو ترجیح دیجئے۔ تسلی بخش پائیں گے:۔

**ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ**

محافظ جنین

# حب اٹھرا رجسٹرڈ

## اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گرجاتے ہیں مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہوجاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے۔ دست۔ قے ہچکیاں۔ دردسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہوجانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کردیئے ہیں جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

**المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان**

# شکریہ

ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے ایک دوائی اکسیر تسہیل ولادت ایجاد کی ہے۔ میں نے اپنے گھر میں استعمال کرا کر دیکھی ہے۔ واقعی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ اور ولادت کی مشکل گھڑیوں کو سچ مچ سہل کردیتی ہے۔ یہ چند الفاظ میں صرف صنف نازک کی ہمدردی اور ڈاکٹر صاحب موصوف کے شکریہ کے لئے بغیر ان کی خواہش کے شائع کرا رہا ہوں۔ تا ضرورت مند ضرور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ قیمت مع محصولڈاک دو روپے آٹھ آنے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتی ہے:۔ خاکسار ظفر محمد مولوی فاضل قادیان

پتہ یہ ہے:۔ **منیجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان ضلع گورداسپور**

# داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۶ء سے ۴ اگست ۱۹۳۶ء تک ہوگا۔ لہذا داخلہ کی درخواستیں بنام پرنسپل طبیہ کالج علی گڑھ ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔ اور امیدوار کو دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ مقررہ تعداد کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔ پراسپکٹس پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر سے مفت طلب کیجئے:۔

**عطاء اللہ بٹ پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ**

**لاہور ۵ جولائی** - الٰہ آباد کا بنگالی نوجوان مسٹر رابن چیٹرجی جو مشہور تیراک ہے۔ اور اپنا سابقہ ریکارڈ توڑنے کے لئے لاہور آیا ہوا ہے - آج اس نے ڈی اے وی کالج لاہور کے تالاب میں تیرنا شروع کیا - چنانچہ کل صبح سات بجکر پچیس منٹ پر وہ تالاب میں داخل ہوا - تالاب میں داخل ہونے سے پہلے اس کے دونوں ہاتھ مضبوط رسی سے باندھ دیئے گئے تاکہ وہ دونوں بازوؤں کو تیرنے کے لئے استعمال میں نہ لاسکے - کل وہ سارا دن آرام سے تیرتا رہا - سابقہ ریکارڈ توڑنے کے لئے وہ ۸ جولائی کی رات کے دس بجے تک پانی میں رہے گا۔

**ہانگ کانگ ۵ جولائی** - کینٹن کے سابق وزیر مالیات کو جب کہ وہ موٹر سے اتر رہے تھے - ایک چینی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا حملہ آور فرار ہو گیا - خیال کیا جاتا ہے کہ قتل سیاسی وجوہ کی بنا پر کیا گیا ہے۔

**لاہور ۵ جولائی** - معلوم ہوا ہے مسجد شاہ چراغ کی عمارت جس میں آج کل سشن کورٹ ہے - ۱۵ جولائی کو مسلمانوں کے حوالہ کر دی جائے گی - کورٹ کا سرکاری فرنیچر کاغذات وغیرہ یہاں سے نئی عمارت واقعہ جنید ہاؤس میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

**شملہ ۵ جولائی** - "ملاپ" ۷ جولائی رقمطراز ہے کہ ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ کو پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں کھڑا ہونے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے لیکن انہوں نے ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا

**لنڈن ۵ جولائی** - "ڈیلی ٹیلیگراف" کے نمائندہ جنیوا نے اس پریشانی اور مایوسی کا ذکر کیا ہے - جس سے جمعہ کے روز لیگ اسمبلی کے مندوبین کو دوچار ہونا پڑا - صرف تعزیرات کو دور کرنے کے مسئلہ پر زیادہ اتفاق نظر آتا ہے۔

**شملہ ۵ جولائی** - معلوم ہوا ہے پنڈت مالویہ جی وائسرائے ہند سے ملاقات کرنے کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو سے ملیں گے - خیال کیا جاتا ہے کہ ہز ایکسیلنسی چاہتے ہیں - کہ کانگرس نئے آئین کی مخالفت نہ کرے۔

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**مدراس ۵ جولائی** - ڈپٹی پریذیڈنٹ مدراس کونسل نے آئندہ اجلاس میں اس امر کا ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے - کہ صوبہ کے محاصل میں سے دس لاکھ روپیہ شہر اور صوبہ مدراس کے بیکاروں کی امداد کے لئے منظور کیا جائے۔

**لنڈن ۵ جولائی** - ہندوستان کے مزدوروں کی زبوں حالی کے پیش نظر لیبر لیڈر مسٹر جارج لینسبری دارالعوام میں یہ تحریک پیش کر رہے ہیں - کہ گورنمنٹ برطانیہ ایک ایسے کمیشن کا تقرر عمل میں لائے جو ہندوستان کا دورہ کر کے یہاں کے مزدوروں کی حالت کا جائزہ لے - اور ان کی حالت کو بہتر بنانے کے وسائل پیش کرے۔

**جنیوا ۵ جولائی** - کل جمعیت اقوام کے اجلاس میں حبشی امور کو ختم کر دینے کی قرارداد منظور ہو گئی - ۴۴ حکومتوں نے قرارداد کے حق میں رائے دی - آراء شماری سے پہلے اسمبلی نے حبشہ کی اس درخواست کو مسترد کر دیا - کہ سب سے پہلے اسمبلی کو حبشہ کی طرف سے پیش کردہ قراردادوں پر آراء شماری کرنی چاہیئے - پہلی تجویز پر تو رائے شماری نہیں ہوئی - اور دوسری ایک رائے کی حمایت کے مقابلہ میں ۲۳ آراء سے مسترد ہو گئی - ۲۵ ممالک کے نمائندے اجلاس سے غیر حاضر تھے۔

**کلکتہ ۵ جولائی** - روزنامہ "سٹیٹسمین" کو معلوم ہوا ہے کہ جدید دستور اساسی کے نفاذ پر بنگال میں ایک وزیر اعظم ۲ وزراء اور دو جونیئر منسٹر مقرر کئے جائینگے - ان کے علاوہ سات پارلیمینٹری سکرٹری ہونگے

**لاہور ۵ جولائی** - اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے - کہ ڈاکٹر اقبال پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں شامل نہیں ہونگے - اور مسٹر کے ایل گابا نے بھی پیپلز بنک کے موجودہ مقدمہ کی مقبولیت سے متاثر ہو کر پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں شامل ہونے کے خیال کو ترک کر دیا ہے

**بیت المقدس ۵ جولائی** فلسطین کی حالت ابھی تک سکون پذیر نہیں ہوئی جابجا پولیس فوج اور عربوں کے درمیان تصادم کا سلسلہ جاری ہے - مصر اور بیت المقدس کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ قطع کر دیا گیا ہے - حکومت نے متعدد ہوائی جہاز اور ٹینک منگوا لئے ہیں تاکہ عربوں کی تحریک آزادی کو قوت کے ذریعہ دبایا جاسکے

**لاہور ۵ جولائی** - اخبار "ملاپ" ۶ جولائی لکھتا ہے - کہ پنجاب ہندو مہاسبھا کی صفوں میں شدید انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ مجلس عاملہ کے ایک اجلاس میں جو رائے بہادر سیوک رام ایم ایل سی کے مکان پر منعقد ہوا - خوب ہنگامہ آرائی ہوئی - بھائی پرمانند اور ایک اور رکن کے درمیان خوب جھڑپ ہوئی - اور پھر رائے بہادر سیوک رام اور بھائی پرمانند نے بھی ایک دوسرے پر خوب کیچڑ اچھالا۔

**بیت المقدس ۵ جولائی** گذشتہ ہفتہ کے دوران میں بم پھٹنے سے بیت المقدس کے تین یہودی ملازمین سخت مجروح ہو گئے یافا - حیفا اور نابلس میں بھی بم پھینکے گئے آج ایک پل کو بم سے اڑانے کی کوشش کے الزام میں متعدد عرب گرفتار کئے گئے ہیبرن کے مقام پر عربوں نے گولیاں برسائیں - فوجیوں نے بھی جواب میں گولیاں چلائیں - جس کے نتیجہ میں ایک عرب ہلاک اور تین مجروح ہوئے۔

**شیخوپورہ ۵ جولائی** - شیخوپورہ میں پولیس کنسٹیبل کی ایک اسامی کے لئے سو کے قریب اشخاص سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سامنے پیش ہوئے - ان میں سے بیشتر اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے - بیکاری کی شدت کا اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

**لاہور ۵ جولائی** نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع دی ہے کہ آج صبح ۴-۳۲ پر ایک مال گاڑی کے انیس ڈبے خانپور ودہڑی لائن پر پٹڑی سے اتر گئے - اور راستہ مسدود ہو گیا نو بج کر پچاس منٹ پر راستہ صاف کر دیا گیا۔

**میڈرڈ ۵ جولائی** تین فسطائیوں کے قتل کا انتقام لینے کے لئے آج فسطائیوں نے موٹر کاروں پر سے مسلح ریوالوروں اور مشین گنوں کے ساتھ سوشلسٹوں کے مظاہروں پر گولیاں چلائیں جس کے نتیجہ میں سات سوشلسٹ ہلاک اور بارہ سخت مجروح ہوئے - آج شہر میں ایک اور جگہ دو اور سوشلسٹ قتل کر دیئے گئے۔

**اوٹاکمنڈ ۵ جولائی** - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ اوٹاکمنڈ میسور روڈ پر ایک پہاڑی کے وادی میں گر پڑنے کا سخت خطرہ ہے - یہ پہاڑی اوٹاکمنڈ سے تقریباً بائیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے حکام صورت حالات کا جائزہ لے رہے ہیں۔

**برلن ۵ جولائی** ایک سرکاری اعلان سے پایا جاتا ہے - کہ عورتوں کے لئے زراعتی مزدوری کو لازمی قرار دے دیا جائے گا۔

**بمبئی ۵ جولائی** پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے مجلس تحفظ حقوق شہری کا دستور اساسی مرتب کر لیا ہے اس میں تجویز کی گئی ہے - کہ یونین کا صدر دفتر بمبئی میں ہو - اور یونین کی صدر مسز سروجنی نیڈو کو بنایا جائے۔

**دہلی ۵ جولائی** - معاشرتی اصلاح کے پردہ میں جو بد اخلاقیاں کی جاتی ہیں ان کی تازہ مثال یہ ہے - کہ پولیس نے حال میں شہر کے ہندو ودھواہ آشرم پر چھاپہ مار کر سات عورتوں کو نکالا جنہیں آشرم میں بزور عصمت فروشی کے لئے رکھا گیا تھا۔

**وارنگل ۵ جولائی** کیتھلور کے نزدیک ایک کشتی جس میں بہت سے مرد عورتیں اور بچے سوار تھے - غرق ہو گئی - جس کے نتیجہ میں تیس مسافر اور دو ملاح ڈوب گئے

**شملہ ۵ جولائی** - محکمہ طبقات الارض ہند کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے - اس میں اس امر کے بارے میں بہت سی تفصیلات دی گئی ہیں - کہ برما کے ایک

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی